سوال

(59)حج افراد میں قربانی نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص زید نے گزشتہ سال حج افراد کیا لیکن قربانی نہ کرسکا (غفلت یادشواری کے سبب) اب گھر آنے بعد اسے شدید احساس ہے کہ شاید چار مہینہ کے بعد پھر حجاز سفر پرجائے کتاب وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ اس کو کیا کرنے چاہیئے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج کی تین صورتوں اور قسموں (1۔حج افراد2۔حج تمتع3۔حج قران) میں دونوں قسموں (تمتع وقرآن) میں دم دینا یعنی: جانور(اونٹ یا بھیڑیا بکریا دنبہ) کاذبح کرناضروری ہے ۔اسے دم تمتع یادم قرآن کہاجاتا ہے۔یہ عام اصطلاحی قربانی (اضحیہ) نہیں ہے۔جس کے بارے میں علماء کااختلاف ہے کہ مستطیع پرواجب ہے یاسنت موکدہ۔

حج افراد میں مفرد پردم نہیں ہے البتہ اگراس کواضحیہ یعنی: قربانی کی استطاعت ہوتوقربانی کردے تولچھا ہے لیکن وہاں قربانی کرنے کی بجائے گھرپرقربانی کرنا زیادہ مناسب ہے کہ اس سے گھر والے اورعزیزواقارت مساکین اورفقراء سب فائدہ اٹھائیں گے۔

زید نے حج افرادکیا ہے اس لئے اس پردم واجب نہیں تھا۔رہ گئی قربانی (اضحیہ) تواگرگھر والوں نے گھرپرقربانی کردی ہے توزید سے قربانی کاجومطالبہ تھا وہ پورا ہوگا۔زید کوحرم میں خوداپنی طرف سے الگ قربانی نہ کرنے کاذرہ برابر بھی احساس اورفکر نہ ہوناچاہیئے۔خدانخواستہ اگرگھر والوں نے غفلت کی وجہ سے یاسوچ کرزید منیٰ میں قربانی کریں گے۔انہوں نے گھرپرقربانی نہیں کی تواس صورت میں اس نقصان کی تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔بجزاس کے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی چاہی جائے۔فقط

عبیداللہ

حدیث وفد عبدالقیس میں جوداشکال ہیں ان کومع جواب کے سامنے رکھنے کے ساتھ امورذیل بھی پیش نظررہنےچاہیئں:

(1)وفد عبداالقیس کب آیا تھا؟اورایک ہی دفعہ آیا تھا یادوفعہ آیا تھا؟

(2)حج فرض ہونے سے پہلے آیا تھااس کے بعد آیا تھا؟اگربعد میں آیا تھا توروایت میں حج کاذکر کیوں نہیں ہے؟

(3)حج کب فرض ہوا ہے ؟

ان تینوں امور میں سے ایک بھی متفق علیہ نہیں ہے ۔ سب ہی میں علماء کا اختلاف ہے ۔ جن کے نزدیک یہ وفد 5ھ میں یا اس سے پہلے یا 6ھ میں آیا اور حج 6ھ میں یا اس کے بعد فرض ہوا اور جن کے نزدیک یہ وفد 8ھ میں آیا اور حج 9ھ میں یا اس کے بعد فرض ہوا اور جن کے نزدیک یہ وفد 8ھ میں اور حج 9ھ میں یا اس کے بعد فرض ہوا۔ ان دونوں گروہوں کو اس حدیث میں عدم ذکر حج کی توجیہ اور اعتذار کی ضرورت نہیں ہے اور جو لوگ (شافعی وغیرہ) ہجرت کے بعد جلد ہی حج کا فرض ہونا مانتے ہیں اور وفد کے اس بعد 5ھ یا، ھ میں آنے کے قائل ہیں ان کو بلاشبہ اعتذار کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ حافظ وغیرہ متعدد مختلف توجیہیں علماء سے نقل کی ہیں اور بعض کی تضعیف بھی کر دی ہے ۔

حافظ کی بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک راجح یہ ہے کہ یہ وفد 5ھ سے پہلے آیا تھا اور آنے والے سابق الاسلام ہیں اور حج ان کے افادہ کے بعد 6ھ میں فرض ہوا ہے اس بنا پر ان اس حدیث میں عدم ذکر حج کی توجیہ و اعتذار کی ضرورت نہیں تھی لیکن ان کا محولہ منقولہ فی المرعاۃ اعتذار دو امروں پر مبنی ہے :

(1) وفد حج کی فرضیت کے بعد آیا تھا۔

(2) کسی معتبر روایت میں حج کا ذکر نہیں ہے ۔ بیہقی اور مسند کی محولہ دونوں راوایتیں ان کے سامنے تھیں ۔ چنانچہ انہوں نے اسی حدیث کی شرح میں بیہقی کی روایت کی سند پر کلام کر کے روایت کو شاذ قرار دے کر کالعدم کر دیا ہے اور مسند کی روایت میں ذکر حج غیر محفوظ ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہے ۔

ہمارے نزدیک اس کے غیر محفوظ ہونے کا ایک قرینہ یہ بھی ہے کہ تمام روایتوں میں حج کے بجائے زکوۃ کا ذکر ہے اور مسند کی صرف اسی روایت میں زکوۃ کے بجائے حج کا ذکر آگیا ہے ۔ مسند احمد کی روایت میں اگر ذکر حج محفوظ مان لیا جائے تو مامورات بجائے چار کے 6 ہو جاتے ہیں ۔

(1)شہادت توحید

(2)صلوۃ

(3)زکوۃ

(4)صوم

(5)حج

(6)اداء خمس

حافظ نے اس اشکال کو یوں دفع کیا کہ شہادۃ اور ادا خمس مامورات اربعہ موعود کے علاوہ اور ان سے خارج ہیں ۔ ہم نے ان دونوں روایتوں کو کان لم یکن سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے اور حج کی فرضیت کو امام شافعی کے خیال کے مطابق ہجرت کے فورا بعد وفد کی وفادہ کا اس کے بعد ہونا راجح سمجھا ہے اس لئے حافظہ کا محولہ اعتذار نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے ۔ مکاتیب

آپ نے یہ پوچھا کیا کہ عمرہ کا احرام جدہ سے باندھا۔ خدا کرے ہمارے علماء قولا و عملا اس محقق اور صحیح چیز کی لوگوں کو تلقین کرنا شروع کر دیں ۔ حجۃ الوداع کے موقع پر بجز حضرت عائشہ دوسرے صحابی سے عمرہ کرنا منقول نہیں ہے ۔ نہ حج سے پہلے نہ حج کے بعد ۔ اس طرح خلافت راشدہ میں بھی مروجہ عمروں کی نظیر نہیں ملتی۔ لیکن عمرہ کی فضیلت سے متعلق صحیح قولی احادیث کی روشنی میں اگر ڈیڑھ دو ہفتہ کے فصل س تنعیم یا جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیا جائے تو میرے نزدیک یہ طریقہ بدعت میں داخل نہ ہوگا۔ ڈیڑھ دو ہفتہ پر قید اس لئے لگائی گئی ہے کہ ہر مرتبہ حلق پر عمل کرنے کے لئے سر پر بال موجود رہیں ۔ مکاتیب

عزیزم مولوی عبدالودود صاحب

السلام علیکم

آپ کا لفافہ مرقومہ ومرسلہ 24 ستمبر کی ڈاک سے موصول ہوا جس میں مولانا کی اہلیہ کے دودن گم رہنے کا اوراس حادثہ کا خوان پر اور مولانا پر جواثر پڑا اس کا ونیز مولانا کی غایت درجہ کمزوری اورکھانے پینے کی رغبت وخواہش ختم ہوجانے کے بعد مستشفی زاہر میں ان کے داخل کئے جانے اوران کی اجازت سے ہم لوگوں کے نام خطوط لکھنے کا تذکرہ ہے۔

آپ کے اس خط سے ایک دن پہلے جمعہ 3 ستمبر کو عصر کے بعد مولوی احسان اللہ صاحب مرسلہ ٹیلیگرام مل چکا تھا جس میں مولانا (اقبال رحمانی بونڈھیار) کے 31 اگست کو وفات پانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ مضمون سن کی دل کا کیا حال ہوا اورتاریخ تحریر عریضہ ہذا کی کیفیت ہے اوراس حادثہ کے کیا اثرات مرتب ہوں گے اورمرحوم کی ضعیف وغریب الوطن بیوہ ونیز وطن میں والد اوربھائی وجملہ رشتہ داران واہل مدرسہ کا کیا حال ہوگا؟ یہ سب کچھ سوچ اور تصور کرکے دل ودماغ بے قابو ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کے حال پر رحم فرما کردلوں میں صبر وسہار کی توفیق بخشے اور ہم انبیاء صلحاء اتقیاء کے ارتحال کے واقعات سے سبق وعبرت حاصل کرنے کی سعادت عطا فرمائے اورجنت میں مولانا کے درجات بلند فرمائے۔ مولانا بڑے خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے انہیں حرم مکی میں بلاکر ہمیشہ کےلئے ان کو اپنا مہمان بنالیا یہ مرتبہ تولوگوں کی تمنادعا کے بعد حاصل نہیں ہوتا۔ شاذونادرہی کسی کی یہ تمنا پوری ہوتی ہے۔ کاش اس راقم سطور کو بھی کسی بہانہ سے وہاں بلالیا جائے اوروہ وہیں کا ہورہے۔ میں آپ کو اور مولانا مرحوم کی اہلیہ کو تعزیت کے سلسلہ میں کیا لکھوں جبکہ میں خود تسلی وتعزیت کا محتاج ہورہاہوں۔ ویسے ہی اعصاب وبصارت کی کمزوری کی وجہ سے کچھ مزید لکھنے سے قاصر ہورہا ہوں۔ یہ چند سطریں بھی بمشکل تمام لکھ سکا ہوں مولانا کی اہلیہ کو میرا اوروالدہ عزیزان مولوی عبدالرحمن وحافظ عبدالعزیز کا سلام پہنچادیں اوران کی طبیعت کا جیسا کہ کچھ حال ہوا اس سے براہ راست یا مولوی عبدالرحمن سلمہ کے ذریعہ مطلع کریں۔

مولانا مرحوم نے حج بدل بصورت تمتع کا عمرہ توکرلیا ہے حج باقی رہ گیا ہے اگروہاں کے علماء میری رائے سے اتفاق کریں توکسی بستوی طالب علم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے ذریعہ مولانا کے ذمہ کا حج بدل کرادیں۔ اس طرح مولانا کے حج بدل کےلئے بھیجنے والے کا مقصد پورا ہوجائے گا۔ گھر میں اہلیہ وخالہ سے بھی ہمارا سلام کہیں اوربچے کو دعا والسلام

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الحج

صفحہ نمبر 171

محدث فتویٰ